© rasailojaraid.com

۶۰ سال پہلے

ایسے شخص کے کفر و ایمان کا فیصلہ کرنا بہت مشکل ہے جو اپنے آپ کو مسلمان کہتا ہو، مسلمان رہنا چاہتا ہو، اسلام سے نکلنے پر راضی نہ ہو، اور پھر اس کے اقوال یا اعمال، یا دونوں میں کوئی چیز ایسی نظر آتی ہو جو اصول اسلام کے خلاف ہو۔ اس سے بھی زیادہ پیچیدہ مسئلہ اس شخص کا ہے جو اسلام اور مسلمانوں کی تائید و حمایت میں سرگرمی کا اظہار کرتا ہو، اور اس کے بعض اقوال و اعمال بالکل اصول اسلام کے مطابق ہوں، مگر بعض امور میں وہ اسلام کی صراط مستقیم سے ہٹا ہوا نظر آئے۔ ان دونوں قسم کے لوگوں کو مجرد ظہور خلاف کے ساتھ ہی کافر ٹھہرا دینا سخت غلطی ہے۔ اس کی یہ روش بہرحال دو وجوہ میں سے کسی ایک وجہ پر مبنی ہوگی، یا تو وہ منافق ہوگا یا نیک نیتی کے ساتھ کسی ایسی چیز کو اسلام سمجھ رہا ہوگا جو درحقیقت اسلام نہیں ہے۔ اگر پہلی صورت ہو تو قرآن مجید میں منافقین کی اقسام اور ہر قسم کے منافق کی علامات، اور اس کے درجہ نفاق کے لحاظ سے معاملہ کرنے کے طریقے صراحت کے ساتھ بیان کر دیے گئے ہیں۔ آپ تحقیق کیجیے کہ آیا اس میں کسی درجہ نفاق کی علامات پائی جاتی ہیں یا نہیں اور جب کوئی درجہ متحقق ہو جائے تو اس کے ساتھ ویسا ہی معاملہ کیجیے جیسا اس درجہ کے منافق کے ساتھ اللہ تعالیٰ نے تجویز کیا، اور اللہ کے رسول نے اختیار کیا ہے۔ اور اگر دوسری صورت ہے، تو اس کا یہ فعل کہ وہ غیر اسلام نہیں بلکہ عین اسلام ہی سمجھ کر کوئی بات کہہ رہا ہے، خود اس بات پر دلالت کرتا ہے کہ اس کی نیت کفر کی نہیں ہے بلکہ وہ مسلمان رہنا چاہتا ہے۔ پھر اس کو نکال پھینکنے میں آپ کیوں اس قدر جلدی کرتے ہیں۔ پہلے تحقیق کیجیے کہ اس کے اس غلط فہمی میں مبتلا ہونے کی وجہ کیا ہے؟ یہ چیز اس میں کہاں سے آئی؟ اور کیوں اس نے ایسی چیز کو اختیار کیا؟ اس کے اقوال و اعمال پر بحیثیت مجموعی نظر ڈالیے، خود اس سے تبادلہ خیال کیجیے اس کے نفسیات کو سمجھنے کی کوشش کیجیے۔ بہت ممکن ہے کہ بعض ظاہری چیزوں کو دیکھ کر آپ خود ہی اس کے متعلق غلط فہمی میں پڑ گئے ہوں، اور جو کچھ دور سے آپ کو غیر اسلام نظر آیا تھا، وہ دراصل اسلام ہی ہو۔ اگر تحقیق سے یہ بات کھل جائے تو فرح و سرور کے ساتھ اسے گلے لگائیے اور اللہ سے استغفار کیجیے کہ آپ نے ایک مسلمان سے بدگمانی کی۔ اور اگر ثابت ہو کہ دراصل سمجھ کے پھیر نے اسی کو فی الواقع غلط فہمی میں مبتلا کر دیا ہے تو اس کو سمجھائیے۔ جس طرف سے اس کے دماغ میں غلط فہمی پہنچی ہے، اسی طرف سے فہم صحیح اس کے اندر پہنچانے کی کوشش کیجیے۔ جن شکوک و شبہات نے اسے مرکز اسلام سے دور ہٹایا ہے ان کی اصل کو سمجھ کر حکمت و دانائی کے ساتھ رفع کیجیے۔ کامیابی ہو جائے تو وہ عذاب سے بچا اور آپ ثواب کے مستحق ہو گئے۔

سید ابوالاعلیٰ مودودی، ''اشارات'' جلد ۹، عدد ۱، رجب المرجب ۱۳۵۵ھ، ستمبر ۱۹۳۶ء

© rasailojaraid.com